© rasailojaraid.com

غزل

حضرتِ نہال سیوہاروی

جسے کہتے ہیں بارِ عشق اپنا امتحاں سمجھے
سبک اس کو نہ سمجھے آدمی بارِ گراں سمجھے

محبت ہو رہینِ شرح ہم اس کے نہیں قائل
یہ کوئی بات ہے کیفیتِ دل کو زباں سمجھے

بدشواری سمجھ میں فلسفہ آیا محبت کا
ہم ایک مدت میں یعنی رازِ تنظیمِ جہاں سمجھے

الٰہی وہ نظر دے آشیاں تک ہو قفس جس کو
نہ ایسی کم نگاہی جو قفس کو آشیاں سمجھے

یہاں تک ترجماں کر آپ کو دنیائے فطرت کا
کہ خود دنیائے فطرت تجھ کو اپنا رازداں سمجھے

یہ رمزِ خاص اُستادِ ازل نے مجھ کو سمجھائی
جو سمجھے آپ کو وہ معنیٔ کون و مکاں سمجھے

ابھی یہ کاروانِ عصر سمجھا ہی کہاں مجھ کو
ابھی میری فغاں کو کیا درائے کارواں سمجھے

جہاں سے ہے گرمجوشیٔ عمل کا نام لے غافل
قیامت ہے اسے تو منزلِ خوابِ گراں سمجھے

چلو دشوار ہی کیا ہے ٹھکانا چار تنکوں کا
نگاہِ باغباں دیکھی مزاجِ باغباں سمجھے

نشاں کچھ تو بتا اے محفل آرائے جہاں اپنا
کوئی تجھ کو کدھر جانے کوئی تجھ کو کہاں سمجھے

ٹھکانا کیا ہے اس رفتار کی ہنگامہ خیزی کا
جو آشوبِ قیامت کو ہی اپنا ہم عناں سمجھے

اسے کچھ آشنائے جبرِ فطرت میں سمجھتا ہوں
سکوتِ لالہ و گل کو جو ہم رنگِ فغاں سمجھے

نہالؔ آساں نہیں پیغام کو میرے سمجھ لینا
وہی کچھ اس کو سمجھیگا جو رنگِ گلستاں سمجھے

© rasailojaraid.com